40 خصوصیات

مُحمّد رسُول اللہ ﷺ



مکتبہ اسلامیہ
MAKTABA ISLAMIA

تالیف الشیخ محمد عظیم حاصلپوری نظر ثانی الشیخ ابوتراب نورپوری

۴۰

خصوصیات

محمد رسول اللہ ﷺ

تالیف

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

نظر ثانی

الشیخ ابو تراب نورپوری حفظہ اللہ

مدینہ منورہ

مکتبہ اسلامیہ

کتاب

۴۰ خصوصیات محمد رسول اللہ ﷺ

تالیف

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری ﷾

فوائد

الشیخ ابو تراب نورپوری ﷾

ناشر محمد سرور عاصم

اشاعت 2016ء

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Ph 0300-8661763 ، 0321-8661763
www.facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiapk@gmail.com
www.maktabaislamiapk.com
www.maktabaislamiapk.blogspot.com

آئینہ مضامین

- عرضِ مؤلف ---------- 7
- خصوصیاتِ محمد رسول اللہ ﷺ ---------- 8
- ① عالمگیر رسالت ---------- 8
- ② تمام انبیاء پر برتری ---------- 8
- ③ خاتم النبیین کا اعزاز ---------- 9
- ④ آپ ﷺ کے پیروکار سب سے زیادہ ---------- 10
- ⑤ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا تحفہ ---------- 10
- ⑥، ⑦، ⑧۔ مالِ غنیمت کی حلت، تمام زمین کا پاکیزہ اور مسجد ہونا، ایک ماہ کی مسافت سے رعب ---------- 11
- ⑨ روزِ قیامت سفارش کا حق ---------- 12
- ⑩ آسمانوں کی سیر ---------- 15
- ⑪ نماز میں آگے پیچھے یکساں دیکھنا ---------- 15
- ⑫ آپ ﷺ سب سے پہلے زمین سے اٹھیں گے ---------- 15
- ⑬ سب سے پہلے پل (صراط) عبور کریں گے ---------- 16
- ⑭ سب سے پہلے جنت میں داخلہ ---------- 16
- ⑮ جنت میں بلا حساب داخلہ ---------- 17
- ⑯ جنت میں سب سے زیادہ امتِ محمدیہ ﷺ ---------- 17

⑰ دل بیدار آنکھیں سوتی ہیں ---------- 17

⑱ سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ---------- 18

⑲ اگلے پچھلے گناہوں کی معافی ---------- 18

⑳ نماز بیٹھ کر پڑھنے میں بھی پورا ثواب ---------- 20

㉑ تیس جوانوں کی قوت ---------- 20

㉒ آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنا حقیقت میں دیکھنا ---------- 21

㉓ جامع الکلمات کی عطا ---------- 21

㉔ آپ کی موجودگی عذاب سے بچاؤ کی ضامن ---------- 22

㉕ قبر میں آپ ﷺ کے متعلق سوال ---------- 22

㉖ زمینی خزانوں کی چابیاں ---------- 24

㉗ مقامِ وسیلہ اور درجاتِ فضیلہ کی عطا ---------- 24

㉘ عرش کے قریب خاص مقام ---------- 25

㉙ امتِ محمدیہ کو امتیازی حیثیت ---------- 26

㉚ روزِ قیامت آپ کی رشتہ داری کا برقرار رہنا ---------- 27

㉛ ریاض الجنہ کی عنایت ---------- 27

㉜ نہر کوثر کا اعزاز ---------- 27

㉝ ساتھی جن کا اسلام لانا ---------- 28

㉞ آپ ﷺ کی امت محمدیہ کو اعزاز ---------- 29

㉟ تحفظ قرآن کی ضمانت ---------- 29

㊱ جمعے کے دن کی خصوصی عنایت ---------- 30

㊲ روزہ میں وصال کی اجازت ---------------- 30

㊳ آپ سے تبرک کا حصول ---------------- 31

㊴ تحفہ کی اجازت ---------------- 32

㊵ صدقہ کی حرمت ---------------- 32

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلف

اللہ رب العزت نے جہاں آپ ﷺ کو تمام انسانیت سے افضل اور اعلیٰ مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے وہاں آپ کو بہت سی ایسی خوبیاں اور خصوصیات بھی عطا فرمائی ہیں جو تمام انبیاء اور کل کائنات سے آپ کو ممتاز کرتیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی عظمت ورفعت کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں خصوصیات آپ کو دے رکھیں ہیں اختصار کے پیش نظر اس مقام پر آپ ﷺ کی فضیلت وعظمت کو بیان کرنے کے لیے آپ ﷺ کی 40 خصوصیات کا ذکر کرنا مقصود ہے تاکہ ہم اپنے نبی جناب محمد ﷺ کی عظمت ورفعت کو پہچان کر ان کی سچی اتباع وپیروی شروع کردیں اور دنیا اور آخرت کی فوز وفلاح کے حقدار بن جائیں۔

میں شکر گزار ہوں اپنے فاضل بھائی فضیلۃ الشیخ ابوتراب نورپوری حفظہ اللہ (مبعوث شعبہ جالیات مدینہ منورہ) کا جنہوں نے اسے ایک نظر پڑھا اور مناسب مقامات پر مفید مشوروں سے بھی نوازا، اللہ تعالیٰ شیخ کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اپنے نبی ﷺ کی سچی اتباع، روز قیامت آپ کا دیدار، آپ کی رفاقت اور آپ کی سفارش نصیب فرمائے۔ آمین

محمد عظیم حاصل پوری

خصوصیاتِ محمد رسول اللہ ﷺ

① عالمگیر رسالت

پہلے تمام نبی کسی علاقے یا مخصوص قوم کی طرف مبعوث کئے جاتے تھے جبکہ آپ ﷺ قیامت تک آنے والی تمام انسانیت کے نبی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ ❶

"اور (اے محمد ﷺ!) ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے پہلے ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے (قیامت تک آنے والے) سب لوگوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ❷

② تمام انبیاء پر برتری

اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں تمام انبیاء سے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لے کر یہ ثابت کر دیا کہ آپ ہی سارے انبیاء سے افضل ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا

---

❶ ۳۴/سبا:۲۸۔ ❷ صحیح البخاری، التیمم: ۳۳۵۔

وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ ❶

''اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر (یعنی محمد ﷺ) آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اُس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اُس کی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اُس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (اللہ نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔''

معراج کی سیر میں بھی اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی امامت کا منصب آپ کو عطا فرمایا ہے جو آپ کے لیے بڑی عظمت کی بات ہے۔

③ خاتم النبیین کا اعزاز

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾﴾ ❷

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے) ہیں۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ ٣/آل عمران: ٨١۔ ❷ ٣٣/الاحزاب: ٤٠۔

''میری مثال اور ان تمام انبیاء کرام کی مثال جو مجھ سے پہلے آ چکے ہیں اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے مکان بنایا اور بہت اچھا اور خوبصورت بنایا لیکن مکان کے ایک کونے میں سے ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی لوگ اس کے مکان کے چاروں طرف گھومے وہ مکان ان کو بڑا اچھا لگا اور وہ مکان بنانے والے سے کہنے لگے کہ آپ نے اس جگہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی آپ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔'' [1]

④ آپ ﷺ کے پیروکار سب سے زیادہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [2]

''قیامت کے دن سب سے زیادہ پیروکار میرے ہوں گے۔''

⑤ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا تحفہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جناب جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اوپر سے دروازہ کھلنے کی زوردار آواز سنی اپنا سر اٹھایا اور نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ یہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا، اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ ﷺ کو دو نور مبارک ہوں۔ آپ ﷺ سے پہلے یہ نور کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے (وہ یہ ہیں) سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی

---

[1] البخاری، المناقب: ۳۵۳۵؛ مسلم: ۵۹۶۱۔

[2] صحیح مسلم، الایمان: ۱۹۶۔

آخری دو آیات، مزید فرمایا: کہ جو شخص یہ دو آیات پڑھے گا اسے اس کی مانگی ہوئی چیز ضروری دی جائے گی۔ [1]

⑥ ، ⑦ ، ⑧ مال غنیمت کی حلت، تمام زمین کا پاکیزہ اور مسجد ہونا، ایک ماہ کی مسافت سے رعب

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي))

''مجھے پانچ ایسی خصوصیات سے نوازا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو عنایت نہیں کی گئیں۔''

((كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ))

۱۔ ہر نبی کو خاص اسی کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے ہر سرخ اور سیاہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔''

((وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي))

۲۔ پہلے کسی نبی کے لیے مال غنیمت حلال نہ تھا لیکن میرے لیے اسے حلال کیا گیا ہے۔''

((وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ))

۳۔ اور صرف میرے لیے ہی تمام زمین پاک، مطہر اور مسجد بنادی گئی ہے لہٰذا جو شخص کہ پالے اس کو نماز وہ اسی جگہ نماز پڑھ لے۔''

---

[1] مسلم، فضائل القرآن: ۱۸۷۷۔

((وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ))

۴۔اور میری ایسے رعب سے مدد کی گئی جو (لوگوں پر) ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جاتا ہے۔''

((وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ)) [1]

۵۔اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔''

⑥ روزِ قیامت سفارش کا حق

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِيَ الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)) [2]

''مجھے اختیار دیا گیا کہ میں شفاعت کو اختیار کرلوں یا اپنی نصف امت جنت میں داخل کروالوں، تو میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا اور یہ اس شخص کے لیے ہے جس نے موت تک اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا اور وہ قیامت کی پریشانی دور کرنے کی کوشش کریں گے [اور محدث محمد بن عبید العنبری راویٔ حدیث فرماتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی جائے گی کہ کس طرح قیامت کی پریشانی کو دور کیا جائے] تو وہ کہیں گے ہم کسی شخص کو اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کرنے کے لیے لاتے ہیں تا کہ وہ ہمیں اس

---

[1] مسلم، المساجد، باب المساجد ومواضع الصلاة: ۱۱۶۳۔

[2] الترمذي، صفة القيامة والرقائق والورع، باب منه: ۲۴۴۱ وابن ماجه: ۴۳۱۷ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

جگہ کی پریشانی سے نجات دلائے تو جناب انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ آدم ہیں تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا اور آپ کے جسم میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کریں تا کہ وہ ہم کو اس پریشانی سے نجات دے۔ حضرت آدم علیہ السلام اس موقع پر اپنی خطا یاد کریں گے اور فرمائیں گے کہ یہ میرا مقام نہیں ہے۔ (ان کو اپنے رب سے حیا آئے گی) لیکن تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ جو کہ پہلے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو مبعوث فرمایا تھا، پھر لوگ جناب نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور حضرت نوح بھی معذرت کرلیں گے اور فرمائیں گے کہ مجھ سے ایک خطا ہوگئی تھی لہذا مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔

تم ایسا کرو تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا خلیل بنایا تھا تو لوگ جنابِ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن جنابِ ابراہیم علیہ السلام بھی معذرت کریں گے اور اپنی خطا کا ذکر کر کے رب کے سامنے اس فعل سے باز رہیں گے اور فرمائیں گے کہ تم جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا تھا اور ان کو تورات عطا کی تھی۔ تو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی خطا کا ذکر کر کے معذرت کرلیں گے اور اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے سے حیا کریں گے اور کہیں گے کہ تم جنابِ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو کہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں لوگ جنابِ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ جن کے پہلے اور

پچھلے سب گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا، پھر لوگ میرے پاس حاضر ہوں گے اور میں اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی پھر میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہیں گے مجھے اسی حالت میں رہنے دیں گے پھر مجھے کہا جائے گا۔

''اے محمد ﷺ اپنا سر مبارک اٹھائیں اور کہیں آپ کی بات قابل سماعت ہے۔آپ سوال کریں آپ کو دیا جائے گا، سفارش فرمائیں آپ کی سفارش قابل قبول ہے۔''

تو اس موقع پر میں اپنے رب تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کروں گا جو اس وقت مجھے سکھائی جائے گی پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں ان کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر میں سجدے میں چلا جاؤں گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہیں گے مجھے اسی حالت میں چھوڑ دیں گے پھر کہا جائے گا۔

''اے محمد ﷺ! کہیں آپ کی بات قابل سماعت ہے، سوال کیجئے عنایت کیا جائے گا، سفارش فرمائیں، قبول کی جائے گی۔''

تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو رب تعالیٰ کی تحمیدات کروں گا جو کلمات اللہ تعالیٰ مجھے اس وقت سکھائیں گے پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی پس میں ان کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ راوی حدیث کہتے ہیں معلوم نہیں کہ تیسری یا چوتھی دفعہ کے بعد آپ ﷺ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے جہنم میں اب صرف وہ ہیں جن کے لیے ہمیشہ ہمیشہ جہنم ہے اور قرآن نے ان کے لیے ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب کر دیا ہے۔ [1]

---

[1] صحیح مسلم، الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة فیها: ٤٢٣، ٤٧٥۔

⑩ آسمانوں کی سیر

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا کر معراج اور سیر کروائی اور کئی ایک تحائف سے نوازا، ان میں سے سرفہرست نماز ہے یہ اعزاز کسی دوسرے نبی کو حاصل نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ۝۱﴾ [1]

"وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ اُسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائے، بیشک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔"

⑪ نماز میں آگے پیچھے یکساں دیکھنا

آپ ﷺ نے فرمایا:

"کیا تم سمجھتے ہو کہ میری توجہ صرف سامنے ہوتی ہے اللہ کی قسم! تمہارا رکوع اور سجدہ مجھ سے مخفی نہیں ہوتا میں تمھیں اپنی پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔" [2]

⑫ آپ ﷺ سب سے پہلے زمین سے اٹھیں گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] ۱۷/الاسراء:۱۔ [2] بخاری، الصلاۃ: ۴۱۸۔

((اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''میں سب سے پہلا شخص ہوں جس سے قیامت کے دن زمین (قبر) پھٹے گی۔''

اور بعض دوسری روایات میں یہ الفاظ زائد ہیں:

((وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ)) 1

''میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا اور وہ پہلا شخص ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

⑬ سب سے پہلے پل صراط عبور کریں گے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جہنم کے اوپر ایک پل رکھا جائے گا سب سے پہلے میں اس سے گزروں گا۔'' 2

⑭ سب سے پہلے جنت میں داخلہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) 3

''(دنیا میں آنے میں) ہم آخری ہیں قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔''

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

1 صحيح مسلم: ١٧٨٢؛ احمد: ٢/٥٤٠؛ ابن ماجه: ٤٣٠٨۔

2 بخاری، الرقاق: ٦٥٧٣۔ 3 بخاری، الجمعة، باب فرض الجمعة: ٨٧٦۔

((أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ)) ❶

''میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔''

⑮ جنت میں بلا حساب داخلہ

نبی کریم ﷺ کی امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے، ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے یہ امتیاز کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔ ❷

⑯ جنت میں سب سے زیادہ امتِ محمدیہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ)) ❸

''جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اسی (۸۰) صفیں امت محمدیہ کی اور چالیس باقی دوسری امتوں کی ہوں گی۔''

⑰ دل بیدار آنکھیں سوتی ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے آپ سے استفسار کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَنَامُ عَيْنَيَّ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي)) ❹

''میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا''

---

❶ صحیح مسلم، الإیمان، باب فی قول النبی ﷺ أنا أول الناس یشفع...: ۱۹٦۔

❷ البخاری: ٦٥٤١؛ ترمذی: ۲٤۳۷۔

❸ الترمذی، صفة الجنة...، باب ما جاء فی کم صف أهل الجنة: ۲٥٤٦؛ ابن ماجه: ٤۲۸۹ حسن۔

❹ صحیح بخاری، المناقب: ۳٥٦۹۔

⑱ سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اعزاز بھی دیا تھا کہ آپ ﷺ کا سونے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا، ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ سوئے حتی کہ خراٹے بھرنے لگے پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ [1]

⑲ اگلے پچھلے گناہوں کی معافی

اللہ تعالیٰ نے سابقہ انبیاء میں سے کئی انبیاء کا تذکرہ فرمایا اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی بھی کی مثلاً

﴿ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۞ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ۞ ﴾ [2]

”اور آدم نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا تو (وہ اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے، پھر ان کے پروردگار نے ان کو نوازا تو ان پر مہربانی سے توجہ فرمائی اور سیدھی راہ بتائی۔“

مگر نبی کریم ﷺ کے لیے مطلق فرمایا:

﴿ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ ﴾ [3]

”تاکہ اللہ تمہاری اگلی اور پچھلی لغزشیں بخش دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے۔“

جناب عطاء بن رباح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جناب عبید بن عمیر نے درخواست کی کہ رسول اکرم ﷺ کے حوالے سے ہمیں کوئی ایسا واقعہ بتائیں جو آپ کو سب سے زیادہ بھلا لگا ہو۔ یہ سن

---

[1] البخاری: ۱۳۸۔ [2] ۲۰/طٰہ: ۱۲۱۔۱۲۲۔ [3] ۴۸/الفتح: ۲۔

کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور فرمایا: ایک رات رسول اللہ ﷺ تہجد کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

''اے عائشہ! آج مجھے اپنے رب کی عبادت کرنے دو۔''

میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے آپ ﷺ کا قرب پسند ہے اور جو چیز آپ ﷺ کو خوش کرے وہ بھی پسند ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور وضو فرمایا، پھر نماز کیلئے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ مسلسل روتے رہے، حتی کہ آپ ﷺ کی داڑھی تر ہو گئی، پھر آپ ﷺ روتے رہے، یہاں تک کہ قمیص کا اگلا حصہ تر ہو گیا اور پھر روتے رہے حتی کہ زمین بھی نمدار ہو گی۔ اس دوران میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کا کہنے آ گئے۔ دیکھا کہ آپ ﷺ رو رہے ہیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ رو رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف کر دی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَاتٌ، وَيْلٌ لِمَنْ قَرَءَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا))

''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر کچھ آیات نازل ہوئی ہیں۔ اُس آدمی کی تباہی و بربادی ہے جو ان کو پڑھے اور ان میں غور نہ کرے۔''

اور وہ یہ آیات ہیں:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ [1]

''زمین وآسمان کی پیدائش میں اور رات اور دن کے باری باری سے آنے میں ہوش مند لوگوں کیلئے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' [2]

⑳ نماز بیٹھ کر پڑھنے میں بھی پورا ثواب

اسلام کا عام قانون ہے کہ اگر آدمی بغیر عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو اسے نصف (آدھا) ثواب ملے گا لیکن رسول اکرم ﷺ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ ﷺ کو پھر بھی پورا ثواب ملے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے آدمی کی بیٹھ کر نفل نماز نصف ثواب رکھتی ہے اور آپ بیٹھ کر پڑھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں لیکن میں تم جیسا نہیں ہوں۔'' [3]

㉑ تیس جوانوں کی قوت

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تیس آدمیوں کی طاقت جتنی طاقت عطا کر رکھی تھی اس کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات یا دن میں بیک وقت اپنی تمام ازواج کے قریب جاتے تھے وہ نو تھیں راوی حدیث قتادہ رضی اللہ عنہ نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ اتنی طاقت رکھتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا کہ ہم باتیں کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو تیس مردوں کی قوت دی گئی ہے۔ [4]

---

[1] ۳/آل عمران: ۱۹۰۔ [2] صحیح ابن حبان: ۳۸۶/۲، ۳۸۷، ۶۲۰ ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔ [3] صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین وقصرھا: ۷۳۵۔

[4] صحیح البخاری، الغسل: ۲۶۸؛ مسلم: ۳۰۹۔

㉒ آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنا حقیقت میں دیکھنا

آپ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا لہٰذا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔'' ❶

لیکن ضروری ہے کہ خواب میں نبی ﷺ کو دیکھنے والا آپ ﷺ کے حلیے اور صورت کی شناخت رکھتا ہو۔

㉓ جامع الکلمات کی عطا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ)) ❷

''مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہے اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے۔''

جامع کلمات سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو گفتگو کے لیے ایسے کلمات نوازے تھے کہ جو مختصر ہوتے تھے مگر معنی و مفہوم کے اعتبار سے بہت وسیع ہوتے تھے مثلاً چند ایک مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) ❸

''والد جنت کا درمیان والا دروازہ ہے۔''

((اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ)) ❹

''(گناہ پر) شرمندگی توبہ ہے۔''

---

❶ صحیح البخاری، العلم: ۱۱۰۔ ❷ صحیح بخاری، الجهاد والسیر، باب قول النبی ﷺ نصرت بالرعب: ۲۹۷۷ و مسلم: ۵۲۳۔

❸ ترمذی: ۱۸۲۲۔ ❹ ابن ماجه: ۴۲۴۲۔

((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ)) ❶

''تیرا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا تیرے لئے صدقہ ہے۔''

((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)) ❷

''دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔''

((مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ)) ❸

''جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا۔''

㉔ آپ کی موجودگی عذاب سے بچاؤ کی ضامن

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء سے یہ بھی اعزاز عطا فرمایا کہ آپ جب تک اپنے اصحاب کے اندر موجود (زندہ) رہیں گے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دیں گے اور امت کے لیے بھی اعزاز رکھا کہ اگر ان میں استغفار کرنے والے موجود ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس امت کے لوگوں کو عذاب نہیں دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝﴾ ❹

''اور اللہ کبھی ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ آپ (ﷺ) ان میں موجود ہوں، اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں کہ وہ بخشش مانگتے ہوں۔'' ❺

㉕ قبر میں آپ ﷺ کے متعلق سوال

ہر انسان اس دنیا فانی کو چھوڑ کر جانے والا ہے جب بھی اس کی روح قبض کی جاتی

---

❶ ترمذی: ۱۸۷۹۔ ❷ مسلم: ٥٦٥٦۔ ❸ ترمذی: ۱۷۷۸۔

❹ ۸/الأنفال: ۳۳۔ ❺ مسلم، فضائل الصحابة، باب بيان أن بقاء النبی ﷺ أمان لأصحابه...: ۲٥۳۱۔

ہے کچھ دیر بعد دو فرشتے منکر و نکیر سوال و جواب کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں اور چار سوال کرتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ جب وہ جواب دے لیتا ہے تو پوچھتے ہیں یہ تجھے کیسے پتہ چلا...... اور پوچھے گئے سوال سے مراد نبی جناب محمد ﷺ ہوتے ہیں یہ اعزاز بھی کسی نبی کو حاصل نہیں، اگر میت نیک ہے تو یہ اچھی خوبصورت شکل میں آتے ہیں اور اگر میت بری ہے تو ڈراونی شکل میں آتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب مردہ کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس کالی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں جن میں سے ایک منکر اور دوسرا نکیر ہوتا ہے اور وہ دونوں اس میت سے فرماتے ہیں وہ دونوں اس مردہ سے پوچھتے ہیں کہ تم اس آدمی یعنی محمد ﷺ کی نسبت کیا کہتے تھے؟

اگر وہ آدمی مومن ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، (یہ سن کر) وہ دونوں فرشتے فرماتے ہیں۔ ہم جانتے تھے کہ تو یقیناً یہی کہے گا، اس کے بعد اس کی قبر کی لمبائی اور چوڑائی میں ستر ستر گز کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس مردہ سے کہا جاتا ہے کہ (سو جاؤ) مردہ کہتا ہے (میں چاہتا ہوں) کہ اپنے اہل و عیال میں واپس چلا جاؤں تا کہ ان کو (اپنے اس حال سے) باخبر کر دوں۔ فرشتے اس سے فرماتے ہیں تو اس دولہن کی طرح سو جا، جس کو صرف وہی آدمی جگا سکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے محبوب ہو یعنی ہر کسی کا جگانا اچھا نہیں لگتا کیونکہ اس سے وحشت ہوتی ہے البتہ جب محبوب جگاتا ہے تو

اچھا لگتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔ اور اگر وہ مردہ منافق ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے سنا تھا وہی میں کہتا تھا لیکن میں (اس کی حقیقت کو) نہیں جانتا (منافق کا یہ جواب سن کر) فرشتے فرماتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ یقیناً تو یہی کہے گا، (اس کے بعد) زمین کو مل جانے کا حکم دیا جاتا ہے، چنانچہ زمین اس مردہ کو اس طرح دباتی ہے کہ اس کی دائیں پسلیاں بائیں اور بائیں پسلیاں دائیں نکل آتی ہیں اور اسی طرح ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔" [1]

26 زمینی خزانوں کی چابیاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا)) [2]

"اس دوران میں کہ میں سویا ہوا تھا، زمینی خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں" راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ تو چلے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

27 مقام وسیلہ اور درجات فضیلہ کی عطا

مقام وسیلہ جنت میں اعلیٰ ترین مقام ہے جو اللہ تعالیٰ صرف جناب محمد ﷺ کو روز قیامت عطا فرمائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] جامع ترمذی، الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر: ۱۰۷۱۔

[2] صحیح بخاری، الجهاد والسیر، باب قول النبی ﷺ نصرت بالرعب: ۲۹۷۷۔

﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ ❶

''قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔''

نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا تھا کہ جو آدمی میرے لیے اللہ تعالیٰ سے اس مقام وسیلہ کی دعا کرے گا میں روز قیامت اس کی سفارش کروں گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ)) ❷

یا اللہ! اس (توحید کی) مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! محمد ﷺ کو وسیلہ، بزرگی اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے اس سے وعدہ فرمایا ہے۔

تو قیامت کے دن اسکی سفارش کرنا میرے ذمہ ہوگی۔''

㉘ عرش کے قریب خاص مقام

آپ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ محشر مجھے جنتی لباس پہنایا جائے گا اور آپ کا قیام عرش کے دائیں طرف ہوگا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسٰى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ)) ❸

---

❶ ۱۷/الاسراء:۷۹۔ ❷ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء: ٦١٤؛ ابو داود: ٥٢٩؛ الترمذی: ۲۱۱؛ ابن ماجہ: ۷۲۲۔ ❸ سنن الترمذی، المناقب، باب أنا أول الناس خروجا إذا بعثوا...: ۳٦۱۱ حدیث حسن غریب صحیح۔

''میں سب سے پہلے زمین سے نکلوں گا پھر مجھے جنتی لباس پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا میرے سوا تمام مخلوق میں سے کوئی بھی اس جگہ کھڑا نہ ہوگا۔''

㉙ امتِ محمدیہ کو امتیازی حیثیت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان کی طرف گئے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ))

''(اے) مومن لوگوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔''

(صحابہ رضی اللہ عنہم نے) کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا: ''تم میرے صحابہ ہو، میرے بھائی ابھی نہیں آئے ہیں۔ میں حوض (کوثر) پر سب سے آگے ہوں گا۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ اپنے بعد والے امتیوں کو کس طرح پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا خیال ہے ایک آدمی کے کالے سیاہ گھوڑوں میں سیاہ جسم وسفید اعضاء والے گھوڑے ہوں تو وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا:

''پس وہ (امتی) قیامت کے دن وضو کی وجہ سے سفید چمکتے چہرے ہاتھوں قدموں کے ساتھ آئیں گے۔ اور میں حوض پر انکے کے آگے ہوں گا پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو مجھ سے روکا جائے گا جس طرح گم شدہ اونٹ ہٹایا جاتا ہے میں آواز دوں گا آؤ آؤ (پانی پیو) تو کہا جائے گا انہوں نے دین کو

بدل دیا تھا (بدعتی ہو گئے تھے) میں کہوں گا دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔'' [1]

(30) روز قیامت آپ کی رشتہ داری کا برقرار رہنا

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا تو میں نے انہیں لوگوں سے کہتے ہوئے سنا: تم مجھے مبارک باد کیوں نہیں دیتے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي)) [2]

''قیامت کے روز ہر تعلق داری اور رشتہ داری ٹوٹ جائے گی سوائے میری تعلق داری اور رشتہ داری کے۔''

(31) ریاض الجنۃ کی عنایت

نبی مکرم جناب محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بھی عطا فرمایا ہے کہ آپ کے گھر اور منبر کے درمیانی جگہ کو اللہ تعالیٰ نے جنت کا ٹکڑا فرمایا ہے اور وہاں نماز پڑھنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)) [3]

''میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کا باغیچہ ہے۔''

(32) نہرِ کوثر کا اعزاز

روزِ قیامت میدان محشر میں اللہ تعالیٰ ہر نبی کو ایک حوض عطا فرمائے گا جس سے

---

[1] صحيح مسلم، الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء: ٢٤٧، ٢٤٩۔ [2] مستدرك حاكم: ١٤٢/٣ صحيح۔

[3] البخاري، فضائل مدينه: ١٨٨٨؛ مسلم: ١٣٩٠۔

وہ اپنی اپنی امت کو پانی پلائیں گے جو اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو بھی عطا فرمائیں گے لیکن نہر کوثر اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں عطا فرمائے گا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ سورت نازل فرمائی:

﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ۝٢ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ۝٣﴾ [1]

''(اے محمد!) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔''

تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس پر خیر کثیر ہے آپ کی ساری امت اس نہر پر پانی پینے جائے گی اس کے برتن آسمان کے تاروں کی طرح بے شمار ہوں گے۔ [2]

33 ساتھی جن کا اسلام لانا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ)) قَالُوا وَإِيَّاكَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((وَإِيَّايَ، إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ، فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ)) [3]

''ہر شخص کے ساتھ ایک جن ساتھی ہوتا ہے اور ایک فرشتہ۔'' لوگوں نے کہا

---

[1] ۱۰۸/الکوثر: ۱۔۳۔ [2] مسلم، الطهارة، باب استحباب إطالة الغرة: ۲٤٧۔

[3] صحيح مسلم، صفات المنافقين وأحكامهم، باب تحريش الشيطان...: ۲۸۱٤؛ أحمد: ۱/ ٤۰۱؛ الدارمي: ۲۷۳۷۔

اے اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی؟ تو آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ بھی لیکن میرے جن کے خلاف اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی اور وہ مسلمان ہوگیا ہے اب وہ بھی مجھے نیکی ہی کا مشورہ دیتا ہے۔''

㉞ آپ ﷺ کی امت محمدیہ کو اعزاز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے دیگر انبیاء پر چھ فضیلتیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میری امت کو خیر الامم (بہترین امت) بنایا گیا ہے۔'' [1]

جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ﴾ [2]

''تم بہترین امت ہو۔''

مزید رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ایسی بہت سے چیزیں حلال کر دیں جن کے بارے میں دوسری امتوں پر سختی کی گئی تھی اور ہم پر کوئی تنگی نہیں رہنے دی۔'' [3]

㉟ تحفظِ قرآن کی ضمانت

تمام آسمانی کتابوں کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اس دور کے نبی پر رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ کتابیں نبی کی رحلت کے بعد غیر محفوظ ہوگئیں اور تغیر وتبدل اور تحریف کا

---

[1] مجمع الزوائد للهيثمي: ٨/ ٢٦٩ وسنده جيد؛ تهذيب الخصائص الكبرى للسيوطي: ٢/٣٣٦۔ [2] ٣/آل عمران: ١١٠۔

[3] مسند أحمد: ٥/ ٣٩٣ سنده حسن۔

شکار ہو گئیں لیکن اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو قرآن مجید کی شکل میں ایک ایسا معجزہ عطا فرمایا کہ جو کبھی بھی تغیر وتبدل کا شکار نہیں ہو سکتا اس کی وجہ کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ۝ ﴾ [1]

''بے شک یہ (کتاب) ہم ہی نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔''

(36) جمعہ کے دن کی خصوصی عنایت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ نے جمعہ کا دن یہود کے لیے پیش کیا انہوں نے ہفتہ کو پسند کیا پھر یہی دن نصاریٰ پر پیش کیا انہوں نے اتوار کو پسند کیا

فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ، وَالسَّبْتَ، وَالْأَحَدَ، وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ [2]

''اللہ تعالیٰ نے ہم پر پیش کیا اور ہمیں اسے قبول کرنے کی توفیق بھی نصیب کی، تو اب دنوں کی ترتیب ایسے ہو گئی پہلے جمعہ پھر ہفتہ پھر اتوار، اسی طرح یہ قومیں روزِ قیامت بھی ہمارے پیچھے ہوں گی، ہم اگرچہ دنیا میں آخری امت ہیں مگر روز قیامت سب سے آگے ہوں گے۔''

(37) روزہ میں وصال کی اجازت

''وصال'' مسلسل روزہ رکھنے کو کہتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے عام لوگوں کو

---

[1] ۱۵/الحجر:۹۔ [2] صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب ھدایۃ ھذہ الامۃ لیوم الجمعۃ: ۸۵۶۔

منع فرمایا ہے تو صحابہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ تو خود رکھتے ہیں آپ نے فرمایا:

''میں تم جیسا نہیں ہوں مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔'' (1)

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

''میری اور تمہاری حالت میں فرق ہے میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا رہتا ہے۔'' (2)

(38) آپ سے تبرک کا حصول

آپ کی تمام اشیاء سے تبرک حاصل کیا جاتا تھا مثلاً صحابہ آپ کے وضوء کے پانی کے قطروں کو بھی زمین پر نہ گرنے دیتے تھے بلکہ انھیں اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر اپنے جسم پر مل لیا کرتے تھے وغیرہ وغیرہ

عام لوگوں کو بھی پسینہ آتا ہے میرے نبی جناب محمد ﷺ کو بھی پسینہ آتا تھا مگر فرق یہ تھا کہ آپ کے پسینہ سے خوشبو آتی تھی۔ صحابہ اور صحابیات اسے اپنے پاس محفوظ کر لیتے اور پھر اسے بطور تبرک استعمال کرتے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث موجود ہے۔

مزید ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول! ہم اپنے بچوں کے لیے اس کی برکت کی امید رکھتے ہیں (وہ بچوں کی دوائی میں ڈال کر حصول شفاعت کے لیے تبرک حاصل کرتی تھیں) تو آپ نے فرمایا: ''تو نے اچھا کیا۔'' (3)

---

(1) البخاری، الصوم، باب الوصال: ۱۹۶۱؛ مسلم: ۱۱۰۲۔

(2) البخاری، الصوم، باب الوصال: ۱۹٦٤؛ مسلم: ۱۱۰۵۔

(3) مسلم، الفضائل، باب طیب عرقه والتبرك: ۲۳۳۱_۲۳۳۲۔

㊴ تحفہ کی اجازت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ، سَأَلَ عَنْهُ، فَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ، أَكَلَ مِنْهَا، وَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ، لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا۔ ❶

"جب آپ ﷺ کے پاس کھانا لایا جاتا تو آپ پوچھ لیتے کہ یہ کیا ہے؟ اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو کھا لیتے، اگر کہا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ نہ کھاتے"

㊵ صدقہ کی حرمت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ، وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ)) ❷

"صدقات لوگوں کی میل کچیل ہوتے ہیں یہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں۔"

---

❶ صحیح مسلم، الزکاۃ، باب ترک استعمال آل النبی ﷺ علی الصدقة: ١٠٧٧۔

❷ صحیح مسلم، الزکاۃ، باب ترک استعمال آل النبی ﷺ علی الصدقة: ١٠٧٢۔

میڈیا کے روپ میں دجالی فتنے

اور سیلولر فونز کے بے جا استعمال نے
عصرِ حاضر کے مسلمانوں کو ان کے مقصدِ
حیات یعنی عبادتِ الٰہی، تبلیغ اسلام اور
اقامتِ دین سے کوسوں دور کر دیا ہے۔ ان
حالات میں دین کے پیغام کو ہر گھر میں اور
ہر فرد تک پہنچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

اللہ ہم سب کا حامی [illegible] آمین

صادق نذیر میموریل ٹرسٹ

برائے مشورہ و تعاون و مزید کتب

Cell : 0300-5327345